السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ستائیس سال کا صحت مند نوجوان ہوں ابھی میں نے پچھلے ہی سال شادی کی ہے ۔ شادی کے بعد ہم دونوں میاں بیوی ایک سال تک بڑے خوش اور مطمئن رہے لیکن اچانک کچھ دنوں سے میری بیوی کو ایک بیماری لاحق ہوگئی ہے ۔ اس نے چیخنا چلانا شروع کردیا ہے ۔ پہلے وہ پرسکون اور خوش رہتی تھی ۔ لیکن اب وہ سارے گھر کو اپنے سر پر اٹھائے رکھتی ہے ۔ گھر والوں نے کسی مولانا کے پاس لے جانے کا مشورہ دیا ۔ مجبور ہو کر میں اسے ایک مولانا کے پاس لے گیا ۔ انہوں نے دیکھنے کے بعد فرمایا کہ اس کے سر پر جن سوار ہے ۔ اس پر پندرہ دنوں تک قرآن پڑھنے اور جھاڑ پھونک کا عمل کرنا پڑے گا ۔ یہ عمل پندرہ دنوں تک چلتا رہا لیکن بے سود ۔ مولانا نے اس مدت میں ایک تعویز بھی اس کے گلے میں لٹکایا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا ۔ سوال یہ ہے کہ اس قسم کے عمل کی کوئی شرعی حیثیت ہے یا محض دھوکا دینے کا ایک ذریعہ ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

متعدد صحیح احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مسلمانوں کو جھاڑ پھونک اور گنڈے تعویز سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے ۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنے بچوں کو تعویز گنڈے سے باندھتے تھے جس کا مقصد نظر بد یا جنوں سے محفوظ رکھنا ہوتا تھا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْکٌ"

’’بے شک جھاڑ پھونک ، تعویذ اور جادو شرک ہے ‘‘

جھاڑ پھونک یہ ہے کہ کوئی شخص کچھ مہمل اور بے معنی الفاظ پڑھ کر مریض پر پھونکتا ہے ۔ علماء کرام نے جھاڑ پھونک کو تین شرطوں کے ساتھ جائز قرار دیا ہے ::

1 ۔ پہلی شرط یہ ہے کہ اللہ کا نام یا اللہ کا کلام پڑھ کر پھونکا جائے ۔

2 ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پڑھی جانے والی چیز عربی زبان میں ہو اور کوئی مہمل بات نہ ہو ۔

3 ۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پڑھتے اور پھونکتے وقت یہ پختہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ سب کچھ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے ۔ وہی ہوگا جو اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے ۔ جھاڑ پھونک بذات خود افادیت کی حامل نہیں ہے ۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ عمل منقول ہے ۔ انہوں نے جو پڑھ کر پھونکا اس کے الفاظ یہ تھے :

"اللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ ، أَذْھِبِ الْبَاسَ ، واشْفِ ، أَنْتَ الشَّافِي لا شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُکَ ، شِفَاءً لاَ یُغَادِرُ سَقَمًا"

’’اے لوگوں کے رب ! تو بلا ٹال دے ۔ تو شفاء عطا فرما ۔ بے شک تو ہی شفاء دینے والا ہے ۔ تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ہے ۔ ایسی شفاء جو کسی بیماری کا نام ونشان نہ چھوڑے ‘‘

تعویز یہ ہے کہ کچھ لوگ لکھ کر یا بغیر لکھے ہاتھوں یا جسم کے کسی حصے پر باندھ دیا جاتا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ یہ تعویز شفا کا موجب ہوگا ۔ اسلام نے تعویذ کی جتنی قسمیں ہیں سب سے منع کیا ہے ۔ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دس افراد بیعت کے لیے آئے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو سے بیعت کی ۔ ایک سے اعراض کیا ۔ کسی نے وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے تعویز باندھ رکھا ہے ۔ اس شخص نے فوراً تعویز توڑ کر پھینک دیا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت فرمائی اور کہا :

"مَنْ عَلَّقَ تَمِیمَةً فَقَدْ أَشْرَکَ" (9)

’’جس نے تعویز باندھا اس نے شرک کیا ‘‘

اسی لیے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور سلف صالحین نے سختی کے ساتھ اس عمل سے منع کیا ہے ۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جس نے کسی کے گلے سے تعویذ کاٹ پھینکا اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا ۔

ابراہیم نخعی ، جو کہ ایک بزرگ تابعی تھے فرماتے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین ہر طرح کے تعویذ سے نفرت کرتے تھے ، خواہ اس میں قرآن کی آیتیں لکھی ہوں یا کچھ اور ۔

جمہور علماء کرام کا قول یہی ہے کہ ہر طرح کا تعویز حرام ہے ۔ میرے نزدیک بھی یہی قول راجح ہے ۔ درج ذیل اسباب کی بنا پر ::

1۔ جن احادیث میں تعویز کی حرمت کا ذکر آیا ہے ان میں عموم ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عام تعویزوں کے بارے میں حرمت کا ذکر کیا ہے۔ چاہے اس میں قرآن کی آیتیں لکھی ہوئی ہوں یا کچھ اور۔

2۔ اگر قرآن کی آیت پر مشتمل تعویز کو جائز قرار دیا جائے تو اس سے مستقبل میں ان تعویزوں کا دروازہ کھل جائے گا جن میں قرآن کی آیتیں نہیں ہوں گی۔

3۔ اس طرح قرآن کی بے حرمتی کا امکان ہے اس لیے کہ تعویز پہن کر انسان رفع حاجت کے لیے گندی جگہوں پر جا سکتا ہے۔ یا کبھی وہ خود حالت جنابت میں ہو سکتا ہے یا پہننے والی عورت حالت حیض میں ہو سکتی ہے۔

اسلام کی تعلیم یہ نہیں ہے کہ مرض کے وقت انسان جھاڑ پھونک اور تعویز گنڈوں کا سہارا لے۔ بلکہ اسلام نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ ایسے موقعوں پر ہمیں ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے یا ان طریقوں سے علاج کرنا چاہیے جو معروف ہیں۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مرض کی حالت میں انہیں طریقوں سے علاج کیا، جو اس زمانے میں مروج تھے یا پھر حکیموں کی طرف رجوع کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"نَعَم یا عِبادَاللّٰہِ تَداوَوا فَاِنَّ اللّٰہَ لَم یَضَع داءً اِلاّ وَضَعَ لَہ شِفَاءً اَوْقال دَواءً اِلاّ داءً" (10)

''اللہ کے بندو! دواؤں سے علاج کرو۔ کیونکہ اللہ نے ہر مرض کے لیے ایک دوا بنائی ہے''

آپ نے اپنی بیوی کی جو حالت بتائی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کوئی نفسیاتی مرض لاحق ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ کسی نفسیاتی امراض کے ماہر ڈاکٹر کی طرف رجوع کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عقائد، جلد: 1، صفحہ: 106

محدث فتویٰ